PILDAT
Pakistan Institute of Legislative Development And Transparency

مانیٹر

پاکستان میں حقِ حصول معلومات کی صورتحال

اگست 2015

اس شمارے میں

۱۔ حق معلومات کا مسودہ قانون ابھی تک وفاقی کابینہ کے زیرغور نہیں آیا
۲۔ وزیر اطلاعات سندھ کی جانب سے حق معلومات کے نئے قانون کی جلد منظوری کی یقین دہانی
۳۔ قانون (ترمیم) خیبر پختونخواہ حق معلومات 2015 کی واضح تصویر سامنے آگئی
۴۔ حق معلومات کے قانون پر عملدرآمد نہ کرنے کی وضاحت کے لئے گورنر ہاؤس پنجاب کے اہلکار کی پنجاب انفارمیشن کمیشن میں طلبی
۵۔ خیبر پختونخواہ حق معلومات کمیشن میں متنازعہ تقرریاں چیلنج
۶۔ پاکستانی طلبا کے لئے غیر ملکی وظائف کی تقسیم میں شفافیت کی کھوج
۷۔ پنجاب کے سکولوں کے اعداد و شمار اب بھی قابل رسائی نہیں ہیں
۸۔ خیبر پختونخواہ حق معلومات کمیشن میں شکایات پر کارروائی کا احوال برائے ماہ اگست 2015
جنوبی ایشیا میں حق معلومات کا منظرنامہ
۹۔ بھارت کی مرکزی حکومت نے سیاسی جماعتوں کو حق معلومات کے قانون کے دائرہ عمل سے نکالنے کا مطالبہ کر دیا
حوالہ جات

حق حصول معلومات کا مسودہ قانون ابھی تک وفاقی کابینہ کے زیرغور نہیں آیا

وفاقی کابینہ کے 24۔اگست 2015 کے اجلاس میں ایجنڈا پر ہونے کے باوجود حکومتِ پاکستان کے حقِ معلومات کے مسودہ قانون پر غور نہ ہو سکا اور اسے کابینہ کے اگلے اجلاس تک ملتوی کر دیا گیا۔ 2 ستمبر 2015 کو سینیٹر کامل علی آغا کی زیر صدارت سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے اطلاعات، نشر و اشاعت اور قومی ورثہ کے اجلاس میں کمیٹی نے کابینہ کی جانب سے مسودہ قانون پر غور نہ کئے جانے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح اس کی منظوری میں مزید تاخیر ہوئی ہے۔

مسودہ قانون، جسے ابتداً میں 2008 میں وضع کیا گیا تھا، اس سے قبل بھی اسی مرحلے تک پہنچ چکا تھا اور 27۔دسمبر 2013 کو وزارت اطلاعات، نشر و اشاعت اور قومی ورثہ نے اس کے بطور سرکاری مسودہ قانون کے متعارف کرانے کی غرض سے وفاقی کابینہ کو سمری بھیجی تھی۔ بدقسمتی کی بات ہے کہ دو سال گزرنے کے باوجود، پارلیمان کی جانب سے منظوری کیلئے یہ ترقی پسند قانون وفاقی کابینہ کے مرحلے سے گزر نہ پایا ہے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ ایک جدید اور ترقی پسند قانون ہونے کی حیثیت سے اس مسودہ قانون کی بڑے پیمانے پر ستائش ہوئی ہے اور اگر یہ اپنی موجودہ شکل میں منظور ہو گیا تو ممکنہ طور پر یہ کینیڈا کے سنٹر فار لاء اینڈ ڈیموکریسی (Centre for Law & Democracy) کی عالمی حقِ معلومات (RTI) ریٹنگ میں سرفہرست قانون ہوگا۔

وزیرِ اطلاعات سندھ کی جانب سے حق حصول معلومات کے نئے قانون کی جلد منظوری کی یقین دہانی

سندھ کے وزیرِ اطلاعات و تعلیم، جناب نثار احمد کھوڑو، ایم پی اے نے کہا ہے کہ سندھ میں بہت جلد معلومات کی آزادی کے فرسودہ قانون 2006 کی جگہ نیا اور بہتر حق معلومات کا قانون منظور کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات پلڈاٹ کے صدر احمد بلال محبوب کی زیر قیادت ایک وفد سے ملاقات کے دوران کہی جو 19۔اگست 2015 کو سندھ اسمبلی چیمبر میں ہوئی۔ جناب کھوڑو نے پلڈاٹ کے وفد کو بتایا کہ محکمہ اطلاعات سندھ نے حقِ معلومات کے مسودہ قانون کو حتمی شکل دے دی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ نئے مسودہ قانون کی محکمہ قانون نے جانچ کر لی ہے اور سندھ کابینہ کے غور اور منظوری کی غرض سے سمری بھیجی جا چکی ہے۔ صوبائی وزیرِ اطلاعات پرامید تھے کہ کابینہ بہت جلد اس مسودہ قانون پر غور کر کے اس کی منظوری دے دے گی، جس کے بعد اسے صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومتِ سندھ اپنے موجودہ حق معلومات کے قانون 2006 کو بین الاقوامی معیار اور حکومت پاکستان کی 18 ویں آئینی ترمیم کی مطابقت میں لانا چاہتی ہے۔ محکمہ اطلاعات، سندھ کے سیکرٹری جناب نذیر جمالی بھی اس ملاقات میں موجود تھے۔ پلڈاٹ کو امید ہے کہ حکومتِ سندھ مسودہ قانون کی جلد منظوری اور نفاذ کے لئے اقدامات کرے گی۔

قانون (ترمیم) خیبر پختونخواہ حق حصول معلومات کی واضح تصویر سامنے آگئی

خیبر پختونخواہ کے حق معلومات کے قانون 2013 میں ہونے والی متنازعہ ترامیم کی واضح تصویر بالآخر سامنے آگئی۔ تاہم ترمیمی قانون ابھی تک اسمبلی کی ویب سائٹ پر جاری نہ کیا گیا ہے۔ 23 جون 2015 کو صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ نے جن ترامیم کی منظوری دی تھی ان میں سے چند قابل ذکر ترامیم درج ذیل ہیں:

۱۔ دفعہ 28 میں ایک نئی ذیل دفعہ (3) کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے مطابق خیبر پختونخواہ کے حق معلومات کے قانون 2013 کی دفعہ (1)28 میں دیئے گئے جملہ جرائم اب قابل ضمانت، ناقابل دست اندازی پولیس اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالت میں قابل سماعت ہیں۔
۲۔ دفعہ (iii)(i)2، جس کے تحت صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ کو حق معلومات کے قانون 2013 کے دائرہ عمل میں رکھا گیا تھا، کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۳۔ دفعہ 24 میں ایک نئے لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت خیبر پختونخواہ حق معلومات کمیشن میں اصل قانون کے تحت تین انفارمیشن کمشنر کی جگہ اب دو انفارمیشن کمشنر مقرر کئے جائیں گے۔

ان ترامیم میں سے پہلی دو ترامیم سب سے زیادہ پریشان کن ہیں۔ دوسری ترمیم پر پہلے ہی بہت تنقید ہو چکی ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ حکومت پر یہ دباؤ بڑھ رہا ہے کہ وہ متنازعہ ترامیم کو منسوخ کرنے کے عوامی وعدے کو پورا کرنے میں ناکام ہے۔ ان وعدوں میں 26 جولائی 2015 کو پاکستان تحریک انصاف کے سرکاری ٹوئٹر اکاؤنٹ سے کیا جانے والا وہ ٹوئٹ شامل ہے جس میں ہدف تنقید بننے والی ان ترامیم کی فوری تنسیخ کا وعدہ کیا گیا تھا اور 30 جولائی 2015 کو پلڈاٹ سے ہونے والی ملاقات میں خیبر پختونخواہ کے وزیراعلیٰ جناب پرویز خٹک نے بھی ایسی ہی یقین دہانیاں کروائی تھیں۔

ان وعدوں کی خوب تشہیر ہوئی، تاہم خیبر پختونخواہ کی حکومت کو صوبائی اسمبلی کے 15 ویں اجلاس میں ان ترامیم کی منسوخی کا حکم جاری کرنا ابھی باقی ہے حالانکہ 3۔اگست 2015 سے 17۔اگست 2015 کے دوران اس کے سات اجلاس ہو چکے ہیں۔ جس کے بعد اسمبلی کا اجلاس 7۔ستمبر 2015 تک ملتوی کر دیا گیا۔

یہ ترامیم، خصوصاً پہلی ترمیم فوری طور پر منسوخ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی وجہ سے قانون کے تحت جرم پر کارروائی کے لئے انفارمیشن کمیشن کے اختیارات محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ خیبر پختونخواہ کے حقِ معلومات کے اصل قانون میں جرائم کے قابلِ دست اندازی ہونے کے حوالے سے کوئی خصوصی حوالہ نہ تھا۔ تاہم اب چونکہ حقِ معلومات کے قانون کے تحت، دفعہ 28 میں نئی شق شامل ہونے کے بعد جرائم ناقابل دست اندازی ہیں، قانون کی خلاف ورزی پر اب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالت کی منظوری کے بغیر گرفتاری عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔

اس کے مقابلے میں، پنجاب کے حقِ معلومات کے قانون 2013 کے تحت عدالتیں صرف اس وقت اس قانون کے تحت جرائم پر کارروائی کرسکتی ہیں جب انفارمیشن کمیشن پنجاب یا اس کا کوئی افسر (دفعہ 17) اس کی واضح طور پر درخواست کرے۔ اس طرح حقِ معلومات سے متعلق جرائم اور شکایات کی تحقیق کیلئے اس کی خودمختار قانونی ادارے کی حیثیت کو تحفظ دیا گیا ہے۔

خیبر پختونخواہ کے متنازعہ حقِ معلومات کے ترمیمی قانون 2015 کے مطابق، اس قانون کے تحت ہونے والے جرائم کی سماعت اب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالت میں بھی ہوسکتی ہے۔ 2013 کے حقِ معلومات کے اصل قانون میں دفعہ (f)(2)25 کے تحت ہونے والے جرائم، جیسے سرکاری ملازم کی جانب سے معلومات کی فراہمی میں رکاوٹ کو صرف خیبر پختونخواہ کا حقِ معلومات کمیشن، پشاور ہائی کورٹ کو بھجوا سکتا تھا، جو آئین پاکستان کے آرٹیکل (c)(1)199 کے مطابق بنیادی حقوق، جیسے آئین کے آرٹیکل 19A کے تحت دیا گیا حقِ معلومات، کی خلاف ورزی پر اپیل یا پٹیشن کا ابتدائی فورم ہے۔ حقِ معلومات کے قانون کے تحت ہونے والے جرائم کو ماتحت عدالتوں، بالخصوص ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالتوں میں قابل سماعت قرار دینے کی وجہ سے حقِ معلومات کا ترمیمی قانون، آئین سے براہ راست متصادم ہے۔

اس کے مقابلے میں پنجاب کے حقِ معلومات کے قانون کی دفعہ 18 کے تحت انفارمیشن کمیشن کے فیصلوں کو صرف داخلی نظرثانی (internal review) یا پھر ہائی کورٹ میں پٹیشن کے ذریعے ہی چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ قانون آئین کے آرٹیکل (c)(1)199 کی مطابقت میں ہے کیونکہ اس میں ماتحت عدالتوں میں شکایات یا درخواستوں کی سماعت کے بارے میں کوئی دفعہ نہیں ہے۔

اس ترمیم کے عملی اثرات سامنے آنا باقی ہیں اور آنے والے مہینوں میں پلڈاٹ ان پر گہری نظر رکھے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ جب پیر 7 ستمبر 2015 کو صوبائی اسمبلی کا موجودہ اجلاس ختم ہوگا تو حکومت خیبر پختونخواہ کے پارٹی رہنماؤں کے وعدوں کے مطابق، یہ ترامیم بالآخر منسوخ کر دی جائیں گی۔

حقِ حصول معلومات کے قانون پر عملدرآمد نہ کرنے کی وضاحت کیلئے گورنر ہاؤس پنجاب کے اہلکار کی پنجاب انفارمیشن کمیشن میں طلبی

20 اگست 2015 کو جاری ہونے والے سمن کے ذریعے پنجاب انفارمیشن کمیشن نے ڈپٹی سیکرٹری (کوآرڈینیشن) اور گورنر ہاؤس پنجاب کے پبلک انفارمیشن آفیسر جناب طارق شہزاد کو اس وضاحت کیلئے طلب کیا ہے کہ گورنر ہاؤس پنجاب میں اخراجات سے متعلقہ ریکارڈ کی فراہمی کے حوالے سے اس کے 15 اپریل والے حکم کی ابھی تک تعمیل کیوں نہ کی گئی ہے۔

اس سے قبل 3 مارچ 2010 کو پنجاب انفارمیشن کمیشن نے سماعتوں کے دوران حاضر نہ ہونے پر جناب شہزاد کو ایک شوکاز نوٹس جاری کیا تھا۔ اپنے حالیہ سمن میں انفارمیشن کمیشن نے جناب شہزاد سے کہا ہے کہ وہ اس امر کی وضاحت کریں کہ ان کے دفتر نے کمیشن کے احکامات کی تعمیل کیوں نہ کی ہے۔

پلڈاٹ کے خیال میں گورنر ہاؤس پنجاب کیلئے کمیشن کے احکامات کی تعمیل ضروری ہے۔ بطور سرکاری ادارے کے، گورنر ہاؤس کیلئے لازم ہے کہ وہ ہر قسم کی معلومات جس میں بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ ریکارڈ بھی شامل ہے، کے فعال افشا (proactive disclosure) کے ذریعے عوامی اعتماد بحال کرے۔

خیبر پختونخواہ حقِ حصول معلومات کمیشن میں متنازعہ تقرریاں چیلنج

دو علیحدہ پیش ہائے رفت نے خیبر پختونخواہ RTI کمیشن کی اندرونی کارکردگی پر شبہات پیدا کئے ہیں۔ ان واقعات سے کمیشن کے بھرتی کے عمل میں بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں۔
پہلی پیش رفت یہ ہوئی کہ کمیشن کے چند عارضی ملازمین جو مستقل ہونا چاہتے تھے انہوں نے پشاور ہائی کورٹ میں پٹیشن دائر کی جس پر عدالت نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔ پشاور ہائی کورٹ نے کمیشن کی جانب سے مستقل بنیادوں پر بھرتی کے عمل کو روک دیا ہے کیونکہ ان اسامیوں پر درخواست دہندگان کام کر رہے ہیں۔

خیبر پختونخواہ کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل، جناب وقار احمد خان نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اسامیاں مستقل بنیادوں پر پُر کرنے کیلئے قواعد ملازمت کے تحت مشتہر کی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عارضی ملازمین دیگر امیدواروں کے ساتھ ان اسامیوں کیلئے درخواست دے سکتے ہیں۔ قانون خیبر پختونخواہ سول ملازمین 1973 کے تحت ان پٹیشنرز کی تعیناتی عارضی بنیادوں پر کی گئی تھی اور خیبر پختونخواہ قواعد سول ملازمین 1989 کے قاعدہ (1)14 کے تحت ایسی تقرریوں کا دورانیہ بارہ ماہ سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔ تاہم چونکہ معاملہ عدالت میں ہے، اس لئے عدالت ہی اس مسئلے کو سلجھا سکتی ہے۔

دوسری جانب، دوسری پیش رفت زیادہ باعث تشویش ہے۔ مبینہ طور پر ریٹائرڈ ملازمین کی دوبارہ تعیناتی سے متعلقہ قواعد ملازمت کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور اس تقرری کی مدت میں مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر مزید ایک سال کی توسیع کر دی گئی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا خیبر پختونخواہ کے سول ملازمین کے قواعد 1989 کے قاعدہ (1)14 کے تحت عارضی تقرری، مثلاً کنٹریکٹ ملازمت، کی مدت ایک سال سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔

اس امر کا جائزہ لینے کیلئے زیادہ حقائق درکار ہیں کہ آیا کنسلٹنٹ کی تقرری میں بھی ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی از سرِ نو تقرری سے متعلق قواعد کی خلاف ورزی تو نہیں کی گئی، جیسے کیا تقرری مجاز اتھارٹی

کی منظوری سے کی گئی جو اس معاملے میں وزیر اعلیٰ ہے کیونکہ سیکرٹری کا سکیل BPS-17 سے زیادہ ہے۔

پاکستانی طلباء کیلئے غیر ملکی وظائف کی تقسیم میں شفافیت کی کھوج

مختلف غیر ملکی وظائف کے ضیاع کے معاملے پر سینیٹ کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس 12۔اگست 2015 کو طلب کیا گیا تا کہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ گزشتہ 4 سال کے دوران مختلف بین الاقوامی ایجنسیوں کی جانب سے بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند پاکستانی طلباء کیلئے مختص کی گئی رقوم کیوں ضائع ہوگئیں۔

دوران اجلاس یہ انکشاف ہوا کہ اگرچہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے گزشتہ چار سالوں کے دوران بیرونی امداد کے 1457 وظائف پر کارروائی کی تاہم مختلف اداروں اور وظائف تقسیم کی ذمہ دار وزارتوں میں مربوط نظام کے فقدان کے باعث ضائع ہو جانے والے وظائف کی تعداد کا ریکارڈ دستیاب نہیں ہے۔ تاہم، سینیٹر مشاہد حسین سید کے ذریعے پلڈاٹ کو طلباء کو وظائف دینے کے عمل میں بڑی بے ضابطگیوں اور خامیوں کا پتہ چلا ہے۔ معزز سینیٹر کے مطابق، رابطے کے فقدان کی آڑ میں نہ تو ان وظائف کو درست انداز میں مشتہر کیا جا رہا ہے اور نہ انہیں میرٹ پر تقسیم کیا جا رہا ہے۔

اس امر کو یقینی بنانے کیلئے کہ یہ وظائف مستحق طلباء کو شفاف انداز سے دیئے جا رہے ہیں، اس عمل کو عوامی جانچ کے نکتہ نظر سے شفاف ہونا چاہیے۔ اگر وفاقی حق معلومات کا قانون منظور ہو گیا تو اس مقصد کے حصول کے لئے ایک طاقتور ہتھیار دستیاب ہو جائے گا۔ اگر بیوروکریسی غیر ملکی وظائف کی تقسیم میں شفافیت کو یقینی بنانے کیلئے سینیٹ میں لئے گئے اقدامات پر مزاحمت میں کامیاب بھی ہو جاتی ہے تو معلومات کیلئے عوامی درخواستوں کے ذریعے اس حوالے سے اعداد و شمار اور معلومات بروقت فراہم کی جا سکتی ہیں کہ یہ فنڈ کب اور کیسے تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

پنجاب میں سکولوں کے اعداد و شمار ابھی تک قابل رسائی نہ ہیں

21۔اگست 2015 کو معلومات کے افشاء کی ذمہ داری نبھانے میں محکمہ سکول ایجوکیشن، حکومت پنجاب کی ناکامی کے حوالے سے ایک خبر سامنے آئی۔ محکمہ کی ویب سائٹ پر اہم کیٹیگریز سے متعلق معلومات دستیاب نہ ہیں۔ مزید تحقیق کرنے پر پلڈاٹ کو معلوم ہوا کہ درج ذیل کے بارے میں معلومات دستیاب نہ ہیں:

۱۔معلومات کی کیٹیگریز
۲۔فیصلہ سازی کا عمل
۳۔سبسڈی کی رقم اور سبسڈی سے فائدہ لینے والوں کی تفصیلات
۴۔پرمٹ کے کوائف اور ان کے ذریعے دی گئی مراعات
۵۔رپورٹ سے یہ پتہ بھی چلا کہ محکمہ 2۔فروری 2015 اور 3۔اگست 2015 کو ایک شہری کی جانب سے معلومات کیلئے دی گئی درخواست کا جواب دینے میں ناکام رہا۔

قانون میں درج مختلف کیٹیگریز سے متعلق اہم معلومات کے فعال افشاء (proactive disclosure) میں ناکامی سے اچھی شہرت کے حامل پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام (PESRP) کی ساکھ پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ پلڈاٹ کے رائے میں اس اہم ترین پروگرام کے بارے میں عوامی شکوک و شبہات رفع کرنے کیلئے PESRP میں شامل تمام تنظیموں اور عوامی اداروں کو حق معلومات کے قانون کی تعمیل کرنی چاہیے۔

خیبر پختونخواہ حق حصول معلومات کمیشن میں شکایات پر کارروائی کا احوال برائے ماہ اگست 2015

اگست 2015 میں خیبر پختونخواہ RTI کمیشن کو 89 شکایات موصول ہوئیں۔ ان میں سے 9 معاملات نمٹا دیئے گئے جن میں سے ایک کمیشن کے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ نمٹائے جانے والے 8 دیگر معاملات میں طلب کردہ معلومات مقررہ مدت میں فراہم کر دی گئیں۔ یہ شرح گزشتہ ماہ کے مقابلے میں خاصی زیادہ ہے جب 117 میں سے صرف 10 معاملات نمٹائے گئے تھے اور ان میں سے زیادہ تر کمیشن کے دائرہ کار سے باہر تھے۔ مزید تفصیلات کیلئے اس جائزے کا گزشتہ شمارہ ملاحظہ فرمائیے۔

جنوبی ایشیاء میں حق حصول معلومات کا منظر نامہ

بھارت کی مرکزی حکومت نے سیاسی جماعتوں کو حق حصول معلومات کے قانون کے دائرہ عمل سے نکالنے کا مطالبہ کر دیا

سیاسی جماعتوں کو حق معلومات کے قانون کے دائرہ عمل میں لانے کے حوالے سے بھارتی سپریم کورٹ میں 19۔مئی 2015 کو دائر کی جانے والی مفاد عامہ کی ایک پٹیشن کے جواب میں 24۔اگست 2015 کو بھارت کی مرکزی حکومت نے یہ موقف اختیار کیا کہ سیاسی جماعتوں کو مذکورہ قانون کے تحت عوامی ادارہ تصور نہیں کیا جا سکتا، لہذا ان پر معلومات کی فراہمی کی پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔

اس سے قبل جولائی 2015 میں سپریم کورٹ نے بھارت کی مرکزی حکومت اور چھ قومی سطح کی سیاسی جماعتوں، جن میں بھارتی نیشنل کانگریس، بھارتیہ جنتا پارٹی، بہوجن سماج پارٹی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسٹ)، کمیونسٹ پارٹی انڈیا اور نیشلسٹ کانگریس پارٹی شامل ہیں، کو سول سوسائٹی کی ایک تنظیم کی جانب سے دائر کی گئی پٹیشن کا جواب دینے کیلئے طلب کیا تھا جس میں سیاسی جماعتوں کی آمدن اور موصول ہونے والے عطیات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کا کہا گیا تھا۔ یہ پٹیشن اس وقت سپریم کورٹ میں دائر کی گئی جب مذکورہ بالا سیاسی جماعتوں نے اپنی آمدن اور عطیات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے حوالے سے سنٹرل انفارمیشن کمیشن (CIC) بھارت کی جانب سے جاری کردہ احکامات کی تعمیل سے انکار کر دیا تھا۔

بھارت اور دیگر ممالک میں سیاسی جماعتوں کو خاصی مالی مراعات ملتی ہیں جیسے ٹیکسوں سے استثنیٰ اور اراضی کے عطیات اور وہ ایک اہم عوامی ذمہ داری سرانجام دیتی ہیں جس سے وہ قانون میں دی گئی عوامی ادارے کی جدید ترین تعریف کے زمرے میں آ جاتی ہیں۔ اگر بھارتی حکومت اس بات کو یقینی بنانا شروع کر دے کہ سیاسی جماعتیں CIC کے 3 جون کے حکم کی تعمیل کر دیں گی تو اس فیصلے کی گونج جنوبی ایشیاء بلکہ وسیع خطے میں سنائی دے گی۔ جب تک یہ فیصلہ زیر التواء ہے، پلڈاٹ نے اس معاملے کو مستقبل کے جائزے کیلئے رکھ چھوڑا ہے۔